صدیقِ اکبر کا خوفِ خدا

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ **میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شَخْص صُبْح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا، بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات واذکار... الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسَلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ **صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ** وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿**اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ**﴾ (تَرْجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "**بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی

---

[1] ... معجم کبیر، باب السین، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قریش کا خوش نصیب جوان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِعْثَتِ نبوی سے قبل دیگر اَہْلِ عَرَب کی طرح اَہْلِ مکّہ بھی کُفْر وشرک، ظُلم وسِتَم، وَحْشَت وبَربرِیّت، بدکاری وشراب نوشی اوران جیسے کئی دیگر گناہوں میں گھرے ہوئے تھے، ہر طرف جہالت کا راج تھا اور لوگ راہِ ہدایت سے بھٹک چکے تھے۔ مگر اس وقت بھی چند ایک ایسے لوگ تھے جو اِن تمام گناہوں سے نہ صرف بیزار تھے بلکہ حق کی تلاش میں سَرگرداں بھی رہتے، اِنہی لوگوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جس کا شُمار قُریش کے شُرَفاء اور سرداروں میں ہوتا تھا اوراس کی نیک نامی کی وجہ سے چھوٹے بڑے سب ہی اس کی عزّت کیا کرتے تھے، بالآخر ایک روز اس کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا جس نے اس کی زندگی میں اِنْقِلاب برپا کردیا اور جس حق کی تلاش میں وہ سَرگرداں تھا وہ حق اُسے مل گیا۔ آیئے قریش کے اُس عظیم شخص کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کو اُسی کی زبانی سنتے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ:

میں کسی اہم کام سے یَمَن گیا، وہاں ایک بوڑھے عالم سے ملاقات ہوگئی، اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ”میرا گُمان ہے کہ تم حَرَم (یعنی مَکّۂ مُکَرَّمہ) کے رہنے والے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں! میں اہلِ

حرم سے ہی ہوں۔'' اس نے کہا: ''تم قُرَیْش سے ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! میں قُریشی ہوں۔'' اس نے پھر کہا: ''تم تَیْمِی بھی ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! میں تَیْم بن مُرَّۃ کی اولاد سے ہوں۔ اس نے کہا: ''ساری نشانیاں دُرُسْت ہیں، بس اب تم میں ایک نشانی دیکھنا باقی رہ گئی ہے ''میں نے کہا: ''وہ کیا؟'' اس نے کہا: '' اپنا پیٹ دکھاؤ۔'' میں نے کہا: ''نہیں! پہلے مجھے ساری بات بتاؤ، پھر میں دکھاؤں گا۔'' اس نے کہا: ''میں اپنے صحیح اور صَادِق علم کے ذریعے جانتا ہوں کہ حَرَم میں ایک نبی مَبْعُوث ہو گا اور دو شخص اُس نبی کی مدد کریں گے۔ اُن میں سے ایک شخص مُہِمَّات کو سَر کرنے (جنگیں فتح کرنے) اور مشکلات کو حل کرنے والا ہو گا اور دوسرا شخص سفید رنگ کا نَحِیف و کمزور ہو گا اور اُس کے پیٹ پر تِل ہو گا، اس کی اُلٹی ران پر ایک علامت ہو گی۔'' جیسے ہی میں نے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو اُس نے میری ناف کے اوپر موجود سیاہ رنگ کا تِل دیکھ کر کہا: ''رَبِّ کَعْبَہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی قسم! تم وہی ہو، میں تمہارے پاس خود آنے والا تھا۔'' میں نے کہا: ''کس لیے؟'' اس نے کہا: ''یہ بتانے کے لیے کہ تم راہِ ہدایت سے نہ ہٹنا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو نعمت عطا کی ہے، اس کے معاملے میں ڈرتے رہنا۔'' جب میں اس سے رُخْصت ہونے لگا تو اُس نے کہا: ''میرے کچھ شِعْر سُنتے جاؤ جو میں نے اُس (عنقریب مبعوث ہونے والے) نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں کہے ہیں۔'' پھر اس نے مجھے کچھ اشعار سُنائے، جب میں واپس مَکَّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا پہنچا تو میرے واقف کار چند سَرداران قُریش عُقْبَہ بن اَبِی مُعَیْط، شَیْبَہ، رَبِیْعَہ، ابو جَہل، اَبُو الْبَخْتَرِیْ وغیرہ ملے، انہوں نے کہا: ''تم یمن گئے ہوئے تھے یہاں ایک عظیم واقعہ ہو گیا ہے۔ ابو طالب کے بھتیجے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا نبی ہے، اگر تم نہ ہوتے تو ہم اس مُعَامَلَہ میں انتظار نہ کرتے اور خود ہی کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیتے، لیکن اب تم آگئے ہو تو اس کا فیصلہ کرنا تم پر

مَوْقُوف ہے؟'' میں نے اُن کی بات سن کر انہیں اَحسَن طریقے سے واپس کیا اور پھر (حضرت) محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُتَعَلِّق دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ (حضرت) خَدِیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر ہیں، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر آئے، میں نے عرض کی: ''اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ نے اپنے آباء واَجداد کا دِین کیوں چھوڑدیا؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا: ''بے شک میں تمہاری اور دیگر تمام لوگوں کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لے آؤ۔'' میں نے عرض کی: ''آپ کی نُبوّت کی کیا دلیل ہے؟ ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''میری نُبوّت کی دلیل وہ بوڑھا شخص ہے، جس سے تم یَمَن میں ملے تھے۔'' میں نے عرض کی: ''میں تو وہاں کئی بوڑھوں سے ملا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''نہیں! میں اس بوڑھے کی بات کررہا ہوں، جس نے تمہیں کچھ اشعار بھی سنائے تھے۔'' میں نے (خوش ہوکر فرطِ محبّت سے) کہا: ''اے میرے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ کو اس بات کی خبر کس نے دی؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''مجھے اُس مُعَظَّم فِرِشتے نے خبر دی ہے، جو مجھ سے پہلے آنے والے اَنْبِیا کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔'' بس یہ سنتے ہی میں حیران وشَشْدَر رہ گیا کہ واقعی اس بات کا تو میرے علاوہ کسی کو بھی علم نہیں تھا، یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچّے رسول ہیں۔ میں نے فوراً کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ بِلاشبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے رسول ہیں۔'' پھر میں تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر واپس آگیا اور میرے اسلام لانے پر پوری وادی میں خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کوئی خوش نہیں تھا۔

(اسد الغابہ، باب العین، عبداللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق، اسلامہ، ۳/۳۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا قُریش کا یہ خوش نصیب شخص کوئی اور نہیں بلکہ خَلِیفَۂ اَوّل، صِدّیقِ اَکبر، یارِ غار، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آیئے! عالَمِ اسلام کی اس عظیم شخصیّت کے بارے میں مزید سننے سے پہلے عاشقِ صحابہ واہلِ بیت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی لکھی ہوئی منقبت کے چند اشعار پڑھتے سنتے ہیں۔

یقیناً مَنبعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیرُالورٰی صدّیقِ اکبر ہیں

نہایت مُتّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں

جو یارِ غار محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں

امیرالمومنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں

عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صدّیقِ اکبر ہیں

امامِ احمد و مالِک، امامِ بُو حنیفہ اور
امامِ شافعی کے پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں

تمامی اولیاءُ اللّٰہ کے سردار ہیں جو اُس
ہمارے غوث کے بھی پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں

سبھی عُلَمائے اُمّت کے، امام و پیشوا ہیں آپ
بِلاشک پیشوائے اَصفیا صدّیقِ اکبر ہیں

نہ ڈر عطّار آفت سے خدا کی خاص رحمت سے
نبی والی ترے، مُشکل کُشا صدّیقِ اکبر ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام کُنْیَت اور القاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبدُاللّٰہ اور

والد کا نام (ابوقحافہ) عُثمان ہے۔ (صحیح ابن حبان،کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابہ، ذکر السبب الذی من اجلہ ---الخ، ۹/۶، حدیث: ۶۸۲۵) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ابُو بَکْر ہے،واضح رہے کہ آپ اپنے نام سے نہیں بلکہ کُنْیَت سے مشہور ہیں، نیز آپ کی اس کُنْیَت کی اتنی شُہْرَت ہے کہ عَوَامُ النَّاس اِسے آپ کا اصل نام سمجھتے ہیں حالانکہ آپ کا نام عبدُ اللہ ہے۔(سیرت حلبیہ، ذکر اول الناس ایمانابہ، ۱/۳۹۰) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دو لقب زیادہ مشہور ہیں "عَتِیْق" اور "صِدِّیْق" نیز عتیق وہ پہلا لقب ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے اس لَقَب سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ہی مُلَقَّب کیا گیا۔(ریاض النضرۃ،الباب الاول،الفصل الثانی فی ذکر اسمہ، ۱/۷۷)

دنیا میں تشریف آوری

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَامُ الْفِیْل کے اَڑھائی سال بعد اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلَادَت کے دو سال اور چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ الاصابۃ، ۴/۱۴۵ ، تاریخ الخلفاء، ص۲۴، نور العرفان، پ۲۶، الاحقاف:۱۵)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جائے پَرْوَرِش مَکَّۂ مُکَرَّمَہ ہے، آپ صرف تِجارت کی غرض سے باہر تشریف لے جاتے تھے، اپنی قوم میں بڑے مالدار بامُرَوَّت، حُسنِ اَخْلَاق کے مالک اور نہایت ہی عزّت و شَرَف والے تھے۔ (اسد الغابۃ، باب العین، عبداللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق، ۳/۳۱۶، تاریخ الخلفاء، ص۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر اِعْتِبار سے اَشْرَف و اَعْلٰی ہیں، اِمامت ہو یا خِلافت، کَرامت ہو یا شَرافت، صَداقت ہو یا شُجاعت، اَلْغَرَض کسی بھی اِعتِبار سے کوئی آپ کا ثانی نہیں اور آپ اتنی بابَرَکت اور بَرگُزِیدَہ شخصیّت ہیں کہ آپ کی مبارک زندگی کے جس

پہلو پر بات کی جائے اور آپ کے فضائلِ جَمِیْلَہ اور خَصَائِصِ حَمِیْدَہ پر جتنا کہا جائے کم ہے اور وقت اس کا اِحاطَہ نہ کر سکے، مگر آج چونکہ ہمارے بیان کا موضوع صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خَوفِ خُدا ہے، لہٰذا اس حوالے سے آپ کے سامنے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خوفِ خدا سے متعلق مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا چنانچہ،

فرمانِ رسول کے سبب گریہ وزاری

حضرتِ سَیِّدُنا زَیْد بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بار گاہ میں بیٹھے تھے کہ پانی اور شہد لایا گیااور جیسے ہی آپ کے قریب کیا گیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زاروقطار رونا شروع کر دیا اور روتے رہے، یہاں تک کہ تمام صَحَابَۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی رونے لگ گئے، صَحَابَۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رو رو کے چُپ ہو گئے، لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روتے رہے ، صَحَابَۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کو دیکھ کر پھر رونے لگ گئے، یہاں تک کہ صَحَابَۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ گُمان ہوا کہ ہمیں مَعْلُوم نہ ہو سکے گا کہ کیا بات ہے۔ بِالآخر حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی آنکھیں صاف کیں تو صَحَابَۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”اے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟“ فرمایا: ”ایک بار میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ذات سے کوئی شَے ہٹا رہے ہیں، حالانکہ اُس وقت مجھے کوئی شَے نظر نہیں آرہی تھی، میں نے عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کس شَے کو ہٹا رہے ہیں؟“ فرمایا: ”دُنیا نے میرا ارادہ کیا تھا میں نے اُس سے کہا کہ ”دُور ہو جا۔“ تو اُس نے مجھے کہا: ”آپ نے اپنے آپ کو تو مجھ سے بچا لیا، لیکن

آپ کے بعد والے مجھ سے نہیں بچ پائیں گے۔"

(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث:۱۰۵۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خوفِ خدا کے سبب اتنا روئے کہ صَحَابَۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے آپ کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور وہ بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے، آپ صرف اس ڈر سے رو رہے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں دنیا کی مَحَبَّت اور اس کے دامَنِ فریب میں آکر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی کوئی نافرمانی کر بیٹھوں اور میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہو جائے حالانکہ آپ کی شخصیّت تو وہ ہے جن کو پیارے آقا، دوعالَم کے مالک ومولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت عطا فرمائی ہے، لیکن اس کے باوُجُود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر خَوفِ خُدا کا غَلَبَہ چھایا ہوا تھا اور آہ ایک طرف ہم ہیں کہ کچھ پتہ نہیں جنّت میں جائیں گے یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں، لیکن پھر بھی بے خوف ہیں۔ ہمارا نامَۂ اعمال نیکیوں سے خالی ہے، لیکن اس کے باوجود ہم نیکیوں کی جُستُجُو نہیں کرتے۔ اے کاش ہمیں بھی خَوفِ خُدا نصیب ہو جائے۔

دل مِرا دُنیا پہ شَیدا ہوگیا | اے مِرے اللہ یہ کیا ہوگیا
کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے | اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہوگیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کا مطلب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا کا مطلب بھی سَمَاعَت فرمالیجئے۔ خَوفِ خُدا سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تَعَالٰی کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی

سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مُبْتَلا ہو جائے۔ (ماخوذ من احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ج۴)

خَوفِ خُدا مومنین کی لازمی صفات میں سے ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں مُتعدّد مقامات پر اس صِفَت کو اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ (پ۵، النساء: ۱۳۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

اسی طرح یہ بھی ارشاد فرمایا:

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (پ۶، المائدۃ: ۳)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو اُن سے نہ ڈرو اور مُجھ سے ڈرو۔

آیئے! اب پیارے آقا، اَحمدِ مجتبٰی، مُحمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زبانِ حق تَرجُمان سے نکلنے والے ان مُقدّس کلمات کو بھی سَماعَت فرمایئے، جن میں آپ نے خوفِ خدا کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ

﴿1﴾ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیْرَہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: "مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو

خَوف جمع نہیں کروں گا اور نہ اس کے لئے دو اَمن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خَوف رہے تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مُبْتَلا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہے تو میں بروزِ قیامت اسے اَمن میں رکھوں گا۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالیٰ، ۱/۴۸۳، حدیث:۷۷۷)

﴿2﴾ سَروَرِ عالَم، شَفِیعِ مُعظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ تعالیٰ اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالیٰ، ۱/۴۹۰، حدیث:۸۰۲)

﴿3﴾ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جب مؤمن کا دل اللہ تعالیٰ کے خَوف سے لَرَزْتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جَھڑتی ہیں، جیسے درخت سے پتّے جَھڑتے ہیں۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالیٰ، ۱/۴۹۱، حدیث:۸۰۳)

تیرے ڈر سے سَدا تَھر تَھراؤں — خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی — میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمیں ہر لمحہ خوفِ خدا سے لرزاں و تَرساں رہنا چاہئے۔ عاشِقِ اَکْبَر سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی بے پناہ خوفِ خدا رکھنے والے تھے۔ آیئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خوفِ خدا سے بھرپور چند جُملے سنیے۔ چنانچہ،

کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک باغ میں داخل ہوئے، درخت کے سائے میں ایک چِڑیا کو بیٹھے ہوئے دیکھا، تو آپ نے ایک آہِ سرد دِلِ پُر دَرْد سے کھینچ کر اِرشَاد فرمایا: ''اے پَرِندے! تُو کتنا خوش نصیب ہے کہ ایک درخت سے کھاتا ہے اور دوسرے کے نیچے بیٹھ جاتا ہے، پھر تُو بِغَیر حساب کتاب کے اپنی منزل پہ پہنچ جائے گا۔ اے کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا۔'' (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، فصل فی تفضیلھم، فضل الصدیق، خوفہ، جزء: ۱۲، ۶/۲۳۷، حدیث: ۳۵۶۹۶، شعب الایمان، باب فی خوف من اللہ، ۱/۴۸۵، حدیث: ۷۸۸)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا   قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہو گیا ہوتا
میں نہ پھنس گیا ہوتا آ کے صُورتِ انساں   کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا

مومنِ صالح کا کوئی بال ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوعِمران جَوْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ''کاش! میں ایک مومنِ صالح کے پہلو کا کوئی بال ہوتا۔''

(کتاب الزھد، زھد ابی بکر الصدیق، ص ۱۳۸، رقم: ۵۶۰)

تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا

کاش! میں ایک درخت ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ درخت ہوتا جسے کھایا اور کاٹا جاتا۔''

(کتاب الزھد، زھد ابی بکر الصدیق، ص ۱۴۱، رقم: ۵۸۱)

میں بجائے اِنساں کے کوئی پودا ہوتا یا
نَخل بن کے طَیْبَہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

کاش! میں سبزہ ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا قَتَادَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یوں فرمایا: ”اے کاش! میں سبزہ ہوتا جسے جانور کھا جاتے۔“

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصدیق، ۱۱/۴۱، حدیث: ۱۷۴، طبقات کبری، ذکر وصیۃ ابی بکر، ۳/۱۴۸)

گُلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا مَیں سَبْزہ
یا مَیں بَن کے اِک تِنکا ہی وہاں پڑا ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خوفِ خُدا پر مُشْتَمِل اَقْوال سَماعَت کیے، ہمیں بھی چاہئے کہ ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنا مُحاسَبَہ کریں کہ اب تک ہم اپنی زندگی کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، اس دنیائے فانی میں اپنی زندگی کے کتنے اَیّام گزار چکے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپے میں سے اپنی عمر کے کتنے مرحلے طَے کر چکے ہیں؟ لیکن اس دوران ہم نے کتنی مرتبہ دل میں خوفِ خُدا محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے لَرْزَہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیَّتِ اِلٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کے لئے اُٹھے ہوئے ہمارے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضِری اور اس کی طرف سے کی جانے والی گرِفْت کے ڈر سے زندگی کی کوئی

رات گزاری ؟ کیا کبھی ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گناہوں سے وَحشت محسوس ہوئی ؟ کیا کبھی اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو پالینے کی خواہش سے ہمارے دل کی دُنیا زَیروزَبَر ہوئی . . . ؟

اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کَیفِیّات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تقاضوں پر عمل پَیرا ہونے کی سَعادت حاصل کی یا مَحض ان کَیفِیّات کے دل پر طاری ہونے سے مطمئن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گناہوں سے اپنا نامۂ اَعمال سِیاہ کرنے کا عمل بدَسْتُور جاری رکھا۔ اور اگر ان سُوالات کے جوابات نفی میں آئیں تو غور کیجئے، کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل پتھر کی طرح سخت ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کَیفِیّات سے اب تک محروم ہوں ؟ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشْوِیْش ہے کہ ہماری قساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت، ناراضیٔ ربِّ قہار جَلَّ جَلَالُہٗ کی صورت میں کہیں ہمیں جہنّم کی گہرائیوں میں نہ گرا دے۔ (وَالْعِیَاذُ بِاللہ)

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
دل پہ اِک خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

خوفِ خدا کے سبب شدید تکلیف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے، صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو ایسے رَقِیْقُ الْقَلْب (یعنی نرم دل والے) تھے کہ جب آپ کے سامنے تلاوتِ قرآن کی جاتی تو آپ پر لَرزَہ طاری ہو جاتا، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی سے روایت ہے : فرماتے ہیں کہ میں دوعالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں موجود تھا کہ قرآن پاک کی یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖۙ وَ لَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۲۳﴾

ترجَمۂ کنز الایمان : جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مدد گار۔

(پ۵، النساء:۱۲۳)

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے ابُو بَکْر! کیا میں تمہیں وہ آیت نہ سُناؤں جو مجھ پر ابھی نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی: ”جی ہاں! کیوں نہیں یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہی آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی۔ جیسے ہی میں نے یہ آیتِ مُبارکہ سُنی تو (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کے سبب) مجھے ایسا لگا کہ میری کمر کی ہڈی ٹُوٹ جائے گی، میں نے درد کی وجہ سے انگڑائی لی تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ” اے ابُو بَکْر! (گھبراؤ نہیں) تم اور تمہارے مُؤمنین دوستوں کو اِس کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جائے گا، یہاں تک کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی حالت میں مُلاقات کرو گے کہ تم پر کوئی گُناہ نہیں ہو گا، لیکن دیگر لوگوں کے گُناہ جمع ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کو قیامت کے دن ان کا بدلہ دیا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، ومن سورة النساء، ۵/ ۳۱، حدیث: ۳۰۵۰)

صدقہ پیارے کی حَیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بےپُوچھے لَجائے کو لَجَانا کیا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقینی بات ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ خوفِ خدا رکھنے والا ہو گا، وہ اُتنا ہی زیادہ تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے والا ہو گا۔ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی

حال تھا کہ خَوفِ خُدا کے ساتھ ساتھ آپ بے حد مُتَّقِی وپرہیز گار بھی تھے۔

صِدِّیْقِ اَکْبَر کے زُہد و تقویٰ پر قران کی گواہی

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو وہ مُتَّقِی ہیں، جن کے تقوے کو خود قرآن عظیم بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 30، سُوْرَۃُ اللَّیْل، آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔

اس آیتِ مبارکہ میں سب سے بڑے پرہیز گار سے مُراد حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (خزائن العرفان، پ۳۰، اللیل، تحت الآیۃ:۱۷)

زہد و تقویٰ میں عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل

حضرتِ سَیِّدُنا ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مِثْلِ عِيْسٰى فِى الزُّهْدِ فَلْيَنْظُرْ اِلَيْهِ یعنی جو زُہد و تقویٰ میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل کسی کو دیکھنا چاہے تو وہ ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے۔" (الریاض النضرۃ، الباب الاول، الفصل الثانی فی ذکر اسمہ، ۸۲/۱)

نہایت مُتَّقِی و پارسا صِدِّیْقِ اَکْبَر ہیں
تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدِّیْقِ اَکْبَر ہیں

افسوس! تُو نے مجھے ہلاک کر دیا

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سنّت" جلد اول، صفحہ 774 پر حضرتِ

سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تقویٰ وپرہیزگاری کا ایک انوکھا واقعہ کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا غلام، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں دُودھ لایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے پی لیا۔ غلام نے عرض کی، میں پہلے جب بھی کوئی چیز پیش کرتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے مُتَعَلِّق دریافت فرماتے تھے، لیکن اِس دودھ کے مُتَعَلِّق کوئی اِسْتِفْسَار نہیں فرمایا؟ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: ''یہ دُودھ کیسا ہے؟'' غلام نے جواب دیا کہ میں نے زمانۂ جاہلیّت میں ایک بیمار پر مَنْتَر پُھونکا تھا، جس کے مُعَاوَضے میں آج اس نے یہ دودھ دیا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ سن کر اپنے حَلْق میں اُنگلی ڈالی اور دُودھ اُگل دیا۔ اِس کے بعد نہایت عاجِزی سے دربارِ الٰہی میں عرض کیا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس پر میں قادِر تھا وہ میں نے کر دیا۔ اس کا تھوڑا بہت حصّہ جو رَگوں میں رہ گیا ہے وہ مُعاف فرما دے۔'' (بخاری، مناقب الانصار، ایام الجاهلیة، حدیث: ۳۸۴۲، ج ۲، ص ۵۷۱، منهاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظه، ص ۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے زبردست مُتَّقِی تھے۔ کُفّار اکثر کُفریہ کلمات پڑھ کر مریضوں پر جھاڑ پُھونک کرتے ہیں، دورِ جاہلیت میں بھی اِسی طرح ہوتا تھا، اُس غلام نے چونکہ زمانۂ جاہلیت میں دم کیا تھا، لہٰذا اس خوف کے سبب کہ اس نے کفریہ مَنْتَر پڑھ کر دم کیا ہوگا، اُس کی اُجرت کا دودھ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قے کر کے نکال دیا۔ (فیضانِ سنت، جلد اول، ص ۴۷۷)

یقیناً منبعِ خوفِ خُدا صِدِّیْقِ اَکْبَر ہیں
حقیقی عاشقِ خیر الوریٰ صِدِّیْقِ اَکْبَر ہیں

نہایت مُتَّقِی وپارسا صِدِّیْقِ اکبر ہیں
تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدِّیْقِ اکبر ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فکرِ آخرت سے بھرپور خطبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب ہم سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فکرِ آخرت سے بھرپور خُطبہ سنتے ہیں تاکہ ہم پر مزید عِیاں ہو کہ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے نیک، مُتَّقِی اور خوفِ خُدا و فِکْرِ آخرت رکھنے والے تھے۔ چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 686 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ صِدِّیْقِ اَکْبَر" کے صفحہ 436 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُکَیْم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک طَوِیْل خُطبہ دیا، حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں پرہیزگاری کی وَصِیَّت کرتا ہوں اور یہ بھی کہ تم اُس ذاتِ بَرحَق کی ایسی حمد وثنا کرو جیسی حمد وثنا کرنے کا حق ہے اور یہ کہ تم خَوفِ خُدا کے ساتھ ساتھ اُس کی رَحْمَت پر بھی نظر رکھو اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گِڑگِڑا کر مانگو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اُن کے خاندان والوں کی تعریف کی ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰

تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے اُمّید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ (پ۱۷، الانبیاء: ۹۰)

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اچھی طرح سمجھ لو، اللہ تعالیٰ نے حق کے بدلے تمہاری جانوں کو گِروِی رکھ لیا ہے اور اِس پر تُم سے پکّا وعدہ بھی لے لیا ہے اور تم سے آخرت کے بدلے دُنیا کو خرید لیا ہے

یہ تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب ہے، جس کا نُور نہیں بجھتا، اِس کے عَجَائِبات ختم نہیں ہوتے، اس کے قول کی تَصدِیق کرو اور اس کی کتاب سے نَصِیحَت حاصل کرو، تم اِس نُور سے تاریک دن کے لیے روشنی حاصل کرو، اس نے تمہیں اپنی عِبَادَت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور تم پر کِرَامًا کَاتِبِیْن فِرِشتوں کو مُقَرَّر فرمادیا ہے جو تمہارے اعمال سے باخبر ہیں۔ اے خُدا کے بندو! خُوب جان لو کہ تم صُبْح وشام موت کی طرف بڑھ رہے ہو، تم سے مَوْت کا عِلْم پوشیدہ رکھا گیا ہے، اگر تم اپنے مُقَرَّرہ اوقات کو رب عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے کاموں میں صَرْف کرسکتے ہو تو ضرور کرو، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے بِغَیر تم ہرگز ایسا نہیں کرسکتے اور موت کے آنے سے قبل اپنے وقت کو اچھے کاموں میں صَرْف کردو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وقت تمہیں بُرے اعمال میں مَصرُوف کردے اور کئی قومیں ایسی تھیں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت کو ضائع کیا اور اپنے مقْصَد کو بھول گئیں، لہٰذا ایسے لوگوں کی پیروی سے بچو، جلدی کرو اور نَجات پانے کی کوشش کرو، یقیناً تمہارے پیچھے بہت تیز رفتار موت لگی ہوئی ہے جو بہت جلد آکر ہی رہے گی۔

(شعب الایمان ، باب فی الزهد وقصر الامل، فصل فیما بلغنا عن الصحابة...الخ، حدیث: ۱۰۵۹۴، ۳۶۴/۷، مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الانبیاء، حدیث: ۳۴۹۹، ۱۴۰/۳)

یا ربّ! میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم

دیوانہ شَہَنْشَاہِ مدینہ کا بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پہلے کہ ہماری سانسوں کی آمدورفت رُک جائے اور سوائے افسوس کے ہمارے دامن میں کچھ بھی نہ ہو، ہمیں چاہئے کہ اپنی آخرت کی بہتری کے لئے

خَوفِ خُدا جیسی صِفَتِ عظیمہ کو اپنانے کی جِدّ و جُہد میں لگ جائیں، کیونکہ اگر ہم اپنے اندر خَوفِ خُدا پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے، تو اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے بھی چھٹکارا نصیب ہو گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا بھی نصیب ہو گی، خَوفِ خُدا کی اس عَظِیْم نعمت کے حُصُول کے لئے عملی کوشش کے سلسلے میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 6 اُمور مددگار ثابت ہوں گے۔ آیئے اِنتہائی توجہ کے ساتھ سُنیے۔

خوفِ خدا کے حصول کے لئے 6 مددگار اُمور

1. ربِّ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ اوراِس نعمت کے حُصُول کی دعا کرنا۔
2. قرآنِ عظیم واَحادِیْثِ مُبارَکہ میں وارد ہونے والے خَوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے فضائل پیشِ نظر رکھنا۔
3. اپنی کمزوری وناتوانی کو سامنے رکھ کر جہنّم کے عذابات پر غور و تفکر کرنا۔
4. خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں اللہ والوں کے حالات کا مطالعہ کرنا۔
5. اپنے اعمال کے مُحاسبے کی عادت بنانے کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرنا۔
6. ایسے اسلامی بھائیوں کی صحبت اختیار کرنا، جو اس صِفَتِ عظیمہ سے متصف ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک اسلامی بھائیوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی انسان کے دل میں خَوفِ الٰہی بیدار کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے، کیونکہ انسان جس قسم کی صحبت اختیار کرتا ہے، اسی قسم کے اثرات اس پر مُرَتَّب ہوتے ہیں۔ چنانچہ

نبیِ ذیشان، مکّی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اچھے اور بُرے مُصَاحِبْ (ساتھی) کی مثال، مُشک اٹھانے والے اور بھٹّی جھونکنے والے کی طرح ہے، کَسْتُورِی اٹھانے والا تمہیں تُحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عُمدہ

خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹّی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بُو آئے گی۔(صحیح المسلم،،ص۱۱۱۶،رقم الحدیث۲۶۲۸)

صحبت یا ماحول انسان پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ہمیں کبھی کسی میّت والے گھر جانے کا اِتّفاق ہوا ہو تو وہاں کی فَضا پر چھائی ہوئی اُداسی دیکھ کر کچھ دیر کے لئے ہم بھی غمگین ہو جائیں گے اور اگر کسی شادی پر جانے کا اتّفاق ہوا ہو تو خوشیوں بھرا ماحول ہمیں بھی کچھ دیر کے لئے مَسْرُور کر دے گا۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص غفلت کا شکار ہو کر گناہوں پر دلیر ہو جانے والے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا، تو غالب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد اُنہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کریگا، جن کے دل خَوْفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ سے مَعْمُور ہوں، ان کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے روئیں، تو یقینی طور پر یہی کَیفِیَّات اس شخص کے دل میں بھی سَرایت کر جائیں گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ رہا یہ سوال کہ فی زمانہ ایسی صحبتیں کہاں مل سکتی ہیں؟ تو آپ سے مدنی التجاہے کہ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے آپ چند مدنی پھول اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجالیجئے:

اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی سَعَادَت حاصل کریں۔ جہاں تلاوتِ قرآن، نعتِ رسولِ مقبول، سُنّتوں بھرے بیانات، ذِکرُاللہ، رو رو کر مانگی جانے والی دعائیں، سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جانے والا درود وسلام، پھر سُنّتیں وآداب سیکھنے اور دعائیں یاد کروانے کے حلقے وغیرہ، یہ سب کچھ ہمارے دل ودماغ میں مدنی انقلاب برپا کر دے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس کے علاوہ سُنَّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں آپ کو اس پُرفتن دور میں بھی، کثیر عاشقانِ رسول ایسے ملیں گے جو سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں گے۔ ان کی حیا سے جُھکی ہوئی نگاہیں، سنّت کے مطابق بدن پر سفید لباس اور سر پر زلفیں نیز گُنبدِ خضریٰ کی یادوں سے مالامال سبز سبز عمامہ، چہرے پر سُنّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی، بقدرِ ضرورت گفتگو کا باادب انداز، خُوش اَخلاقی کا نُمایاں وصف اور کردار کی پاکیزگی آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ مجھے سفر آخرت کی کامیابی کے لئے ایسا ہی مدنی ماحول درکار ہے۔ عین ممکن ہے کہ اِنہی میں سے کوئی اسلامی بھائی آگے بڑھ کر آپ سے مُلاقات کرے، جس کے نتیجے میں آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی اِفادیت کے مزید قائل ہو جائیں اور آپ بھی یہ مدنی مقصد لے کر گھر لوٹیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک زندگی کے صدقے میں حقیقی خوفِ خُدا و عِشقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی !
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے خلیفۂ اوّل، صِدِّیْقِ اَکْبَر، یارِ غار و یارِ مزار، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ میں یہ سُنا کہ آپ خوفِ خدا کے

باعث رویا کرتے۔ آپ خوفِ خدا کے باعث چڑیا کو دیکھ کر فرمایا کرتے: کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا، کبھی خوفِ خدا کی بنا پر یوں فرماتے: کاش! میں مومن کا بال ہوتا، کبھی خوفِ خدا کی بنا پر یوں فرماتے: کاش! میں درخت ہوتا، خوفِ خدا کی بنا پر آپ نے پیے ہوئے دودھ کی قے کر دی، کاش! صدیقِ اکبر کے صدقے میں ہمیں بھی سچی توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے، کاش! صدیقِ اکبر کے صدقے میں اپنی کمزوری اور ناتوانی کا احساس ہو جائے، جہنم کے عذابات کا تصور قائم ہو جائے، کاش! ہم اپنے اعمال کا روزانہ محاسبہ کرنے والے ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

خوفِ خُدا کے بارے میں مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 160 صفحات پر مشتمل کتاب بنام "**خوفِ خدا**" کا مطالعہ کیجئے۔ خوفِ خدا کے موضوع پر یہ بہت ہی بہترین کتاب ہے جس میں خوفِ خدا کے فضائل، اسے حاصل کرنے کے طریقے اور اس موضوع پر بزرگانِ دین کے ڈھیروں اقوال اور واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔ آپ بھی اس کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصل کر کے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنے عزیزوں کو تحفے کے طور پر پیش کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو پڑھنے سے خوفِ خُدا اور تقویٰ و پرہیزگاری کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کا ایک پہلو آپ کا بے پناہ عِشْقِ رسول بھی ہے۔ آپ کے عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے واقعات کا مُطَالَعَہ کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "**عَاشِقِ اَکْبَر**" بے حد مُفید ہے، جس میں صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَحَبَّتِ رسول کی خاطر اپنا تَن مَن دَھن قربان کرنے کے احوال پڑھ کر آپ کی آنکھیں نم ہو جائیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خوفِ خُدا اور عشقِ مصطفٰے کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دولت پانے کا ایک طریقہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر بھی ہے۔ مدنی قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر غور و فِکر کا موقع مُیَسّر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے اِرتِکاب پر نَدامت محسوس ہوگی، گناہوں پر ملنے والی سزاؤں کا تَصَوُّر کر کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہو گا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رُخساروں پر بہنے لگیں گے، ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضُول گوئی کی جگہ زبان سے درود و سلام جاری ہو جائے گا اور یہ زبان تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادی بن جائے گی، دنیا کی مَحَبَّت میں ڈُوبا ہوا دِل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، نیز وقت کی دولت کو مَحْض دنیا کمانے کے لئے صَرْف کرنے کے بجائے اپنی آخرت کی بہتری کے لئے خدمتِ دین میں صَرْف کرنے کا شُعُور نصیب ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مدنی قافلوں نے بے شمار نوجوانوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا کیا ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چنانچہ،

بگڑا نوجوان کیسے سُدھرا؟

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے محمود آباد (چنیسر گوٹھ) کے مُقیم اسلامی بھائی اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہونے کے احوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں: بد قسمتی سے مجھے بچپن ہی میں بُرے

دوستوں کا ساتھ مل گیا ”بُرے کی صحبت انسان کو بُرا بنا دیتی ہے“ کے مِصْدَاق میں بھی مختلف برائیوں کا شکار ہو گیا۔ اسکول سے بھاگ جانا، چوری چکاری، مار پٹائی، لڑائی جھگڑے کرنا میرے معمولاتِ زندگی کا حصہ تھے۔ گناہوں کا یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور آخر کار میں نے اپنے دوستوں سمیت منشیات فروشوں کے گروہ میں شمولیّت اختیار کر لی۔ والدین مجھے سمجھاتے مگر میرے نزدیک ان کی باتوں کی کوئی اَھَمِّیَّت نہ تھی۔ والدین میرے اس رَوَیّے سے پہلے ہی پریشان تھے کہ ایک دن میں نے ایک جگہ شادی کا مطالبہ کر دیا۔ گھر والوں نے یہ جان کر کہ شاید سُدھر جائے میری پسند کی شادی کروادی، مگر میں بھلا کہاں سُدھرنے والا تھا۔ اب تو ایک قدم اور آگے بڑھا اور چرس و شراب نوشی کے ساتھ ساتھ ڈکیتیاں مارنا شروع کر دِیں۔ والدین کی نافرمانی اور انہیں ستانا تو میرے لئے کوئی نیا کام نہ تھا۔ ماں باپ مجھے مسلسل سمجھاتے، جب کبھی بُرے دوستوں کو چھوڑنے کا کہتے تو میں اپنے والدین کو چھوڑ کر دوستوں کے پاس ڈیرا ڈال لیتا اور ہفتہ ہفتہ گھر کا رُخ نہ کرتا۔ دن بدن میرے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا گیا، اب میں ناجائز اسلحہ لئے اکڑتا پھرتا، بدکاری کر کے ”کالا منہ“ کرتا۔ پہلے کیا گناہ کم تھے جو اب چرس، شراب کے ساتھ پاوڈر پینا، نیند آور گولیاں کھانا بھی شروع کر دیں۔ گھر والے سمجھانے کی کوشش کرتے تو ”اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے“ کے مصداق ان سے لڑنا شروع کر دیتا، ناراض ہو جاتا۔ رشتے دار، گلی محلے والے الغرض ہر ایک میری حرکتوں کے باعث مجھ سے بیزار تھا۔ کئی بار والد صاحب نے ڈنڈوں سے مارا بھی مگر میرے کان پر جُوں تک نہ رینگتی۔ میری والدہ مجھ سے ایسی تنگ آچکی تھی کہ بارہا کہتی: کاش تُو پیدا نہ ہوا ہوتا۔ کوئی کہتا: کاش تجھے موت آجائے تاکہ ہمیں سُکھ کا سانس نصیب ہو۔ شادی کے نو(9) سال بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بیٹی کی نعمت عطا فرمائی، والدین کو ایک آس لگی کہ شاید اب سُدھر جائے کہ بیٹی

کی ولادت سے بڑے بڑے سُدھر جاتے ہیں، مگر جب میرے معاملات میں کوئی فرق نہ آیا تو ان کی وہ آس بھی یاس میں بدل گئی۔ پھر چھ (6) سال بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا، مگر میں پھر بھی اپنی پرانی رَوِش پر قائم رہا۔ بالآخر میرے سُدھرنے کی سبیل یوں بنی کہ بوڑھے والدین کی مِنّت سماجت اور ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کی مسلسل انفرادی کوشش کے سبب دعوتِ اسلامی کے راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوگئی۔ مدنی قافلے میں تو کیا سفر کیا میری قسمت ہی سنور گئی۔ میری خوش قسمتی کہ امیرِ قافلہ مجھے اچھی طرح جانتے تھے، انہوں نے مجھے بہت سمجھایا، کبھی احادیث سنا کر مجھے میری غلطیوں کا احساس دلاتے، والدین کا مقام و مرتبہ بتاتے تو کبھی مختلف واقعات بتا کر نیکیوں کے متعلق میری ہمت بندھاتے۔ زندگی میں پہلی بار مجھے اپنی غلطیوں کا احساس ہوا، والدین کے ساتھ کی ہوئی زیادتیوں پر آج میں شرم سے پانی پانی ہوا جا رہا تھا۔ گناہوں کی ہولناک سزائیں سن کر میں نے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کی پُختہ نیّت بھی کرلی۔ دورانِ مدنی قافلہ ہی گھر والوں سے رابطہ کیا، والدین سے معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ آئندہ سارے برے کام چھوڑ دوں گا۔ گھر واپس آتے ہی سب سے معافی مانگی، بالخصوص والدین کے قدموں میں گِر کر انہیں راضی کیا۔ رفتہ رفتہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مکمل طور پر وابستہ ہو گیا۔ سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے والدین مجھ سے بہت خوش ہیں اور دعوتِ اسلامی کے احسان مند ہیں کہ جس کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر سنّتوں بھری زندگی کی طرف مائل ہوا۔ تادمِ تحریر مدنی تربیتی کورس کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مذاکرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے دعوتِ اسلامی دن بدن تَرَقّی کی مَنازِل طے کرتی جارہی ہے اوراس کے شُعْبَہ جات اور مجالس میں بھی اضافہ ہوتا جارہاہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مَجْلِسِ مدنی مذاکرہ" بھی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ "علم بے شمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حصول کا ذریعہ سُوال ہے۔"شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی مقصد کی تکمیل کے لئے سُوال جَواب کا ایک سلسلہ شروع کیا، جسے تنظیمی اصطلاح میں "مدنی مذاکرہ" کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سُنّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپُور مَدَنی مُذاکروں کے ذَرِیعے کچھ ہی عرصے میں بے شُمار مسلمانوں کے دلوں میں مَدَنی اِنقِلاب برپا کر دیا ہے۔ آپ کی صحبتِ بابَرَکت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مُذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز وعشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عَطا کردہ دِلچسپ اور علم و حِکْمت سے لَبْریز

اِرشاداتِ عالیہ کے مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری آڈیو اور ویڈیو گلدستوں کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ کم و بیش 319 آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور 5 تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعَادَت حاصل کر چکی ہے اور مزید کوششیں جاری ہیں۔ ان مَدَنی مُذاکروں کو سننے سے عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرْف شرعی، طبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

بارہ (12) مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائی دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ ذَیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیتے ہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بھی ہے۔ مدنی مذاکرہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ عین قرآنِ پاک کی تعلیمات اور میٹھے میٹھے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت کے مطابق ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ (پ۲۷، الذّٰریات: ۵۵)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مذاکرے میں بھی اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی صحبت میں بیٹھنے والے

اور مدنی چینل کے ناظرین کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کی تَرْبِیَت کرتے نیز مختلف موضوعات مثلاً عقائد واعمال ، شَرِیْعَت وطریقت ، فقہ و طب، تاریخ و آثار،اَورادو وَظائف ،گھریلوو مُعَاشرتی مسائل نیز تنظیمی مشکلات سے مُتَعَلِّق پُوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی ارشاد فرماتے ہیں۔یوں دیکھا جائے تو مَدَنی مذاکرہ بڑی پیاری نعمت ہے کہ اس کے ذریعے ہمیں ایک ولیِ کامل کی بابرکت صحبت نصیب ہوتی ہے، نیز علم کی راہ میں سفر کرنے، علمِ دین کی محفل میں شرکت کرنے اور مسجد میں وقت گزارنے کی وجہ سے اجروثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بَزمِ ہدایت، نَوشَۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[3]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے! "**کاش! جنّتُ الْبقیع ملے**" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول سماعت کیجئے۔

سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

---

[3] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

﴿1﴾ سونے سے پہلے بِستَر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تا کہ کوئی مُوذِی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔
﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ۔ ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (بُخاری ج ۴ ص ۱۹۶ حدیث ۶۳۲۵)
﴿3﴾ عَصر کے بعد نہ سوئیں عَقل زائل ہونے کا خَوف ہے۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جو شخص عَصر کے بعد سوئے اور اس کی عَقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی حدیث ۴۸۹۷ ج ۴ ص ۲۷۸) ﴿4﴾ دوپہر کو قَیلُولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (عالَمگیری ج ۵ ص ۳۷۶)
صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مَشغُول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۷۹ مکتبۃ المدینہ) ﴿5﴾ دن کے اِبتِدائی حصّے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری ج ۵ ص ۳۷۶) ﴿6﴾ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ﴿7﴾ کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً) ﴿8﴾ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا ﴿9﴾ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تَہلِیل و تَسبِیح وتَحمِید پڑھے (یعنی لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ۔ سُبْحٰنَ اللہِ۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سوجائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا (اَیضاً)
﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَا تَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری ج ۴ ص ۱۹۶ حدیث ۶۳۲۵)
ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف

لوٹ کر جانا ہے ﴿11﴾ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری وتقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۷۶) ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۲۹) ﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۳۰) ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سیِّدُ المُبَلِّغین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔" (صَحِیح مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[4]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[5]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[6]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

---

[4] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[5] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[6] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷،

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[8]

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے[9]

---

[7] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[8] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[9] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵